السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت محمد ﷺ جب تمام انبیاء علیہ السلام سے افضل ہیں تو ان کے بجائے حضرت عیسی علیہ السلام کو کیوں آسمانوں پر اٹھایا گیا ؟ اور اگر حضرت عیسیعلیہ السلام کو حقیقتا آسمانوں پر اٹھایا گیا ہے تو دیگر انبیاء علیہ السلام کے بجائے خاص طور پر حضرت عیسیعلیہ السلام ہی کو کیوں آسمانوں پر اٹھایا گیا ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور علم ہر چیز سے وسیع ہے ۔ اس نے ہر چیز کا قوت و غلبہ کے ساتھ احاطہ کر رکھا ہے اس کی حکمت بالغہ اس کا ارادہ نافذہ اور اس کی قدرت کاملہ ہے اس نے اپنے جن بندوں کو چاہا انبیاء ورسل کے طور پر منتخب کر کے بشیر ونذیر بنا کر معبوث فرمادیا بعض کو بعض پر درجات میں فضیلت دی اور اپنے فضل رحمت سے ہر ایک کو نمایاں امتیازات سے سر فراز فرمایا حضرت ابراہیم اور حضرت محمد ﷺ کو خلت سے نوازا ہر نبی کو ان کے زمانے کے مناسب حال آیات معجزات عطا کیے تاکہ ان کی امت کے سامنے حجت تمام ہو جائے ان سب امور میں ان کی حکمت وعدل کار فرما ہے اس کے فیصلے کو کوئی ٹال نہیں سکتا وہ عزیز وحکیم اور لطیف وخبیر ہے ۔ ہر انفرادی فضیلت موجب افضلیت نہیں ہے حضرت عیسی کو جو زندہ آسمانوں پر اٹھانے کی خصوصیت سے نوازا تو یہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ وحکمت کے مطابق ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اس سے آپ تمام رسولوں سے افضل ہو گئے اور ابراہیم علیہ السلام محمد ﷺ اور نوح علیہ السلام سے بھی آگے بڑھ گئے کیونکہ ان انبیاء کرام علیہ السلام کو جن خصوصیات وامتیازات سے نوازا گیا ان کی وجہ سے وہ یقینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں ان فضیلتوں کا انحصار اللہ تعالیٰ کی مرضی ومشیت پر ہے وہ جس طرح چاہتا ہے تدبیر فرماتا ہے وہ جو کرتا ہے اس کے بارے میں اس سے باز پرس نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس کا علم بھی کمال اور اس کی حکمت بھی کمال ہے اور پھر ان فضیلتوں سے عمل وعقیدہ کا تعلق نہیں ہے بلکہ ان مسائل پر غور کرنے والا بسا اوقات حیرانی وپریشانی میں بتلا ہو جاتا ہے ریب وتشکیک کا اس پر غلبہ ہو جاتا ہے مرد مومن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ احکام الٰہی کے سامنے سرا طاعت خم کر دیتا ہے اور عقیدہ وعمل سے متعلق امور میں کوشش کرتا ہے حضرات انبیاء علیہ السلام ومرسلین کا یہی منہج ہے اور خلفاء راشدین اور امت کے ہدایت یافتہ اسلاف کا یہی طریق ہے ۔

ھذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج1ص38